الدرس الثامن
آٹھواں درس

الاسراء والمعراج
اسراءومعراج

سخت مایوسی کے عالم میں حضور اکرم ﷺ طائف سے واپس آئے اس سے پہلے ابو طالب کی وفات ہو چکی تھی، فورا بعد حضرت خدیجہ رحلت فرماچکی تھیں، ان حالات میں قریشیوں کے مظالم بھی مسلمانوں پر بڑھ چکے تھے، اس طرح غموں نے ہر طرف سے آپ ﷺ کو گھیر رکھا تھا، ایسے حالات میں اللہ تعالی کی طرف سے تسلی واطمینان کا سامان ہو گیا، ایک رات کو آپ ﷺ آرام کر رہے تھے، حضرت جبریل براق سمیت تشریف لائے، براق گھوڑے کی مانند جانور ہوتا ہے اس کے دوپر ہوتے ہیں، بجلی کی مانند تیز سفر کرتا ہے، آپ ﷺ کو اس سواری پر بٹھایا اور فلسطین میں بیت المقدس تک لے آئے۔ اور وہاں سے آپ آسمان کی طرف پرواز کر گئے، اور اللہ تعالی کی بہت ساری نشانیاں دیکھیں اور آسمان پر ہی آپ پر پانچ نمازیں فرض کی گئیں، اور اسی رات آپ ﷺ واپس مکہ تشریف لے آئے اور آپ کا دل خوش اور مطمئن ہو چکا تھا یقین مزید پختہ ہو چکا تھا، اسی بارے میں اللہ تعالی سورۃ الاسراء: 1 میں فرماتا ہے: ﴿ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴾ "پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصی تک سیر کروائی جس کے اردگرد ہم نے بابرکت بنا رکھا ہے کہ ہم اُسے اپنی نشانیوں کا نظارہ کروائیں یقیناً اُس کی ذات سمیع وبصیر ہے"۔

اگلے دن صبح کو آپ ﷺ خانہ کعبہ گئے، اور لوگوں کو سابقہ رات کا ماجرا کہہ سنایا، نتیجۃً کفر مزید سختی سے آپ کی تردید کرنے لگے، اور مزید مذاق اڑانے لگے، وہاں موجود کسی نے دریافت کیا کہ آپ ہمارے سامنے بیت المقدس کی شکل بیان کریں، وہ آپ کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کے ایک ایک حصے کی تفصیلات سے انہیں آگاہ کر دیا، مشرکین اس جواب پر مطمئن نہیں ہوئے، بلکہ انہوں نے دوسری دلیل کا بھی مطالبہ کر دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے راستے میں ایک قافلہ مکہ مکرمہ کی طرف آتے دیکھا ہے۔ آپ نے قافلے کا مکمل تعارف بیان کر دیا، کہ اتنے اونٹ ہیں اور اس وقت پہنچے گا، آپ ﷺ نے تو ہر بات صحیح صحیح کہہ سنائی لیکن کفار اپنی گمراہی اور ڈھٹائی پر جمے رہے، اور آپ کی بات نہ مانی، اسراء سے اگلی صبح حضرت جبریل امین تشریف لائے اور آپ کو پانچوں نمازوں کا طریقہ اور اوقات سکھائے، اس سے پہلے صبح کو دو رکعت نماز تھی اور شام کو دو رکعت نماز تھی۔

- اس موقعہ پر آپ ﷺ نے اپنی دعوت صرف مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے مخصوص کر رکھی تھی، جبکہ اہل مکہ نے حق کے خلاف دشمنی کی قسم کھالی تھی، حضور اکرم ﷺ مکہ آنے والوں کے پاس اُن کے پڑاو کی جگہ جاتے، اسلام اُن کے سامنے پیش کرتے اور اس کی وضاحت کرتے، دوسری طرف آپ کا چچا ابو لہب آپ کے پیچھے پیچھے رہتا اور ان لوگوں کو آپ سے اور آپ کی دعوت سے بدگمان کرتا، ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک جماعت مدینہ منورہ {اُس وقت کے یثرب} سے آئی آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی، انہوں توجہ سے آپ کی بات سنی پھر وہ لوگ آپ پر ایمان لائے اور آپ کی پیروی کرنے پر متفق ہو گئے، کیونکہ اہل مدینہ نے یہودیوں سے سُن رکھا تھا، کہ ایک نبی آنے والا ہے اور اُس کا زمانہ بھی قریب ہے، جب آپ ﷺ نے انہیں دعوت اسلام دی تو انہوں نے پہچان لیا کہ یہ تو وہی نبی ہے جس کا یہودی تذکرہ کیا کرتے ہیں، چنانچہ وہ جلدی سے مسلمان ہو گئے، آپس میں کہنے لگے کہ کہیں یہودی ہم سے اس بارے میں آگے نہ بڑھ جائیں، وہ چھ آدمی تھے، اگلے سال مدینہ منورہ سے بارہ آدمی آئے، وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں اسلام کی تعلیم دی، جب یہ لوگ مدینہ منورہ جانے لگے، تو آپ نے حضرت مصعب بن عمیر ؓ کو ان کے ہمراہ کر دیا تاکہ حضرت مصعب اہل مدینہ کو قرآن سکھائیں، اور دین کے احکام بتائیں، اللہ تعالی کی نصرت وتوفیق سے حضرت مصعب نے اہل مدینہ پر خوب محنت کی اور ایک سال کے بعد مکہ مکرمہ لوٹے تو اُن کے ساتھ اہل مدینہ میں سے بہتر مرد اور دو عورتیں تھیں، یہ لوگ حضور اکرم ﷺ سے ملے اور ان لوگوں نے دین کی مدد کی خاطر آپ سے عہد کیا، اور اُس دین کو قائم کرنے کی حامی بھری اس کے بعد یہ لوگ مدینہ منورہ پلٹ گئے۔